اُٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے

شگفتہ صغیر الحسنین ترمذی

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

اُٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے

عباس جب صبح بیدار ہوا تو نماز پڑھ کر جلدی جلدی سکول جانے کے لیے تیار ہونے لگا۔ سکول پہنچ کر اُس نے اپنے دوستوں کو بتایا کہ رات اُس نے ایک عجیب خواب دیکھا۔ اُس نے دیکھا کہ بندوق اور قلم میں بحث و تکرار ہو رہی تھی اور آخر کار فتح قلم کو ہوئی۔ سب دوستوں نے پوچھا! اچھا وہ خواب کیا تھا تو عباس نے قلم اور بندوق کے متعلق اپنا خواب سناتے ہوئے کہا کہ:

قلم اور بندوق دونوں پڑوسی تھے۔ ان کے درمیان اکثر کسی نہ کسی بات پر تکرار ہو جاتی، جس کی وجہ صرف یہ تھی کہ قلم بندوق کو ہمیشہ بُرے کاموں سے منع کرتا۔ ایک مرتبہ قلم کو اہلِ علم کی محفل میں شرکت کے لیے ملک سے باہر جانا پڑ گیا۔ وہاں اس کا قیام خاصا طویل ہو گیا۔ جب وہ واپس لوٹا تو ملک کا عجیب حال تھا۔ ہر طرف افراتفری پھیلی ہوئی تھی۔ کیا بچے کیا بڑے بوڑھے سب بندوق اور اس کے بُرے دوستوں (بم، خنجر، پستول وغیرہ) کی شیطانیوں سے خوف زدہ تھے۔ ان کے پھیلائے ہوئے خوف وہراس سے سب لوگ اپنے اپنے گھروں میں قید ہو کر رہ گئے تھے۔ جہاں دیکھو اور سنو گولیاں چلنے اور بم دھماکوں کی خبروں سے کہرام مچا ہوا تھا۔ قلم کو اپنے وطنِ عزیز کی اس حالت پر بے حد دکھ ہوا اور اس نے بندوق کو للکار کر کہا:

ٹھہر اے بُزدل! تجھے کچھ خُدا کا خوف نہیں، جو تو اِس طرح انسانیت کا قتلِ عام کر رہی ہے؟ جوان، بوڑھے اور عورتیں حتیٰ کہ اب تو معصوم بچوں کے سکول بھی تیری شیطانیت سے محفوظ نہیں۔ اری ظالم! دیکھتے ہی دیکھتے تُو نے ہمارے ہرے بھرے آشیانے کو ویران کر دیا ہے۔

بندوق نے کہا: واہ رے قلم! کیسا خوف اور کیسی شیطانیت؟ کبھی تم لوگوں نے اپنے طرزِ عمل پر نگاہ ڈالی ہے؟ کبھی سوچا ہے ان مسائل کی اصل وجہ کیا ہے؟

قلم بولا: اری او شیطان! کیا کہنا چاہتی ہو؟ ان بے گناہ لوگوں کے خون کا الزام تم ہم پر کیسے لگا سکتی ہو؟

بندوق نے کہا: کیا تم نے نہیں سنا؟

؎ خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

قلم نے گرج کر کہا: اس بات کی وضاحت کرو۔ اپنے گناہوں پر پردہ نہ ڈالو میں تو پہلے ہی تیری اور تیرے دوستوں کی شیطانیت سے عاجز تھا۔

بندوق نے کہا اوہو اچھا! ؎ کہاں تک سنو گے کہاں تک سُناؤں؟

تم اور تمھارے لوگوں کے اتنے مسائل ہیں کہ ڈھیر لگا ہوا ہے، میں نے صرف اِن مسائل کا فائدہ

اٹھایا ہے اور چنگاری لگا کر ہوا دی ہے ۔

قلم نے ناراض ہوتے ہوئے کہا: صاف صاف بتاؤ اور کھل کر بات کرو۔ تم نے کن مسائل کا فائدہ اٹھایا ہے؟ اور تم کیسے کہہ سکتی ہو کہ تم نے صِرف چنگاری کو ہوا دی ہے ؟

بندوق نے طنزاً کہا: واہ رے تیری معصومیت! اتنے نادان نہ بنو، کیا تم نہیں جانتے یہاں ہر کوئی ایک دوسرے کو خونخوار نظروں سے گھور رہا ہے؟ مثلاً غریب جاگیر دار سے نالاں ہے تو جاگیر دار غریب پر خار کھائے بیٹھا ہے۔ کہیں رنگ و نسل پر تُو تُو مَیں مَیں ہے تو کہیں تفرقہ بازی عروج پر ہے۔ ہر کوئی اپنے مقصد کے لیے مذہب میں اپنے اپنے راستے بنائے بیٹھا ہے۔ مذہب کی اصل حقیقت جو تمھارے اللہ اور رسولؐ نے بتائی ہے تم سب بھول گئے ہو؟ تم لوگ تو اپنے پڑھنے پڑھانے کی درخشاں روایت کو بھی نظر انداز کر بیٹھے ہو۔ غربت کا یہ عالم ہے کہ چند روپوں کے لیے مفاد پرست لوگ ہر طرح کی دہشت گردی کے لیے تیار ہو جاتے ہیں۔ بس میں نے اپنے دوستوں کے ساتھ انھی اختلافات کا فائدہ اٹھایا ہے۔ اب تم خود بتاؤ میں نے کیا غلط کیا؟

قلم بولا: کیا تم اور تمھارے دوست یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہم اپنے مسائل حل نہیں کر رہے اور اس سلسلے میں کوئی کام نہیں کر رہے؟

بندوق نے کہا: تمھارے کام ہاہاہا! میں یہ بھی تمھیں بتائے دیتی ہوں۔ تمھارے مسائل اتنے ہیں کہ اگر تم سب مل کر بھی کوشش کرو تو ان مسائل کو حل کرتے کرتے برسوں سر نہ اٹھا سکو گے۔ مگر تمہارا یہ حال ہے کہ کام کرنے والے گنتی کے چند لوگ ہیں۔ زیادہ تر لوگ طنز و تنقید بھرے دُھواں دار جملے بولتے ہیں اور پھر افسوس کے بعد بسکٹ چائے پی کر رفو چکر ہو جاتے ہیں۔ یوں وہ ہم جیسے لوگوں کا بَھلا کر جاتے ہیں۔

قلم بولا: بس کرو اے نادان! اب میں تمھاری دال زیادہ دیر گلنے نہیں دوں گا۔ تجھے اور تیرے شیطان دوستوں کو اپنی پاک سرزمین سے نکال کر ہی دم لوں گا۔ اب دیکھ میں تجھے برباد کرنے کے لیے کیا کیا کرتا ہوں؟

قلم پریشانی سے اپنے کمرے میں ٹہلتے ہوئے سوچ میں گم ہو گیا اور اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتے ہوئے کہنے لگا:

یا اللہ! میری مدد فرما! کہ میں کیسے اِس مصیبت سے اپنے وطنِ عزیز کو نجات دِلاؤں؟

اچانک اس کی نظر قریب پڑی کتاب کی اس تحریر پر پڑی: ؎ اُٹھ باندھ کمر کیوں ڈرتا ہے

جب کہ دوسری جگہ لکھا تھا: ؎ ہمّتِ مرداں، مددِ خدا

بس پھر کیا تھا کہ قلم نے پکا ارادہ کرلیا کہ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر اپنے وطنِ عزیز کے ہر کوچے، گاؤں، شہر اور کونے کونے میں جائے گا اور اِن مسائل کے حل کے لیے اپنی جان کی بازی تک لگادے گا اور کسی بھی طرح بندوق اور اُس کے شیطان دوستوں کے ناپاک اِرادوں کو کامیاب نہ ہونے دے گا۔ وہ یہ ثابت کردے گا کہ قلم کی طاقت بندوق اور اُس کے دوستوں سے کہیں زیادہ ہے۔

یہ خواب سن کر عباس کے دوستوں نے عہد کیا کہ اس جنگ میں وہ بھی قلم کا ساتھ دیں گے اور اپنے وطن کو امن و آشتی کا گہوارہ بنائیں گے۔

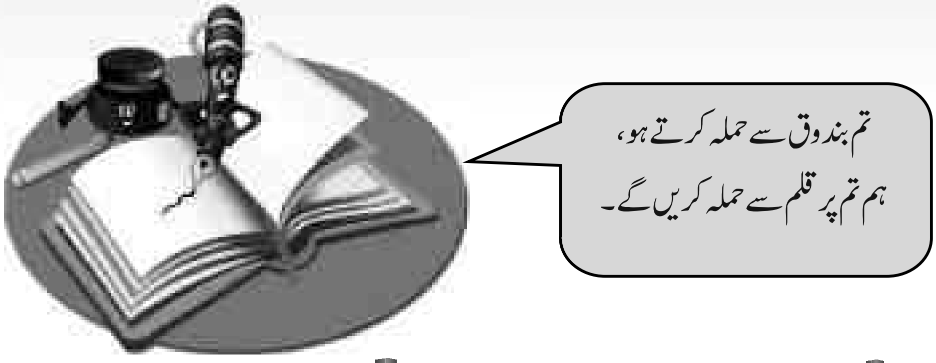

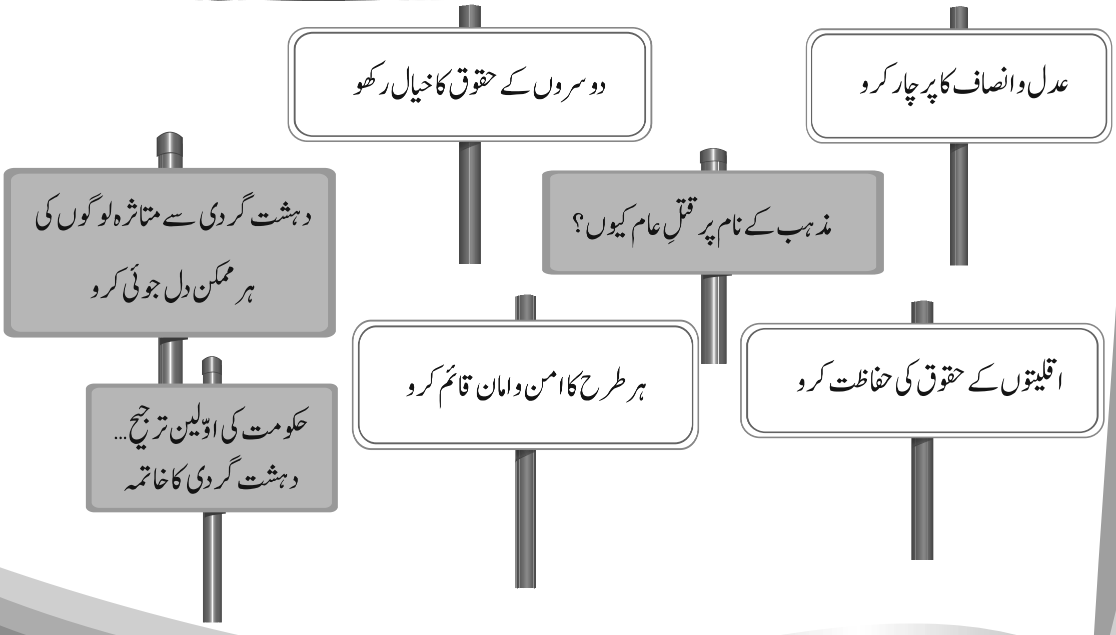

ایک قوم بن کر ابھرنا
دہشت گردی کی حوصلہ شکنی
ہر طرح کے اچھے مثبت رویّوں کو پروان چڑھانا
غربت کا خاتمہ
دہشت گردوں سے آہنی ہاتھوں سے نمٹنا
اسلام... امن و آشتی کا مذہب
دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑنا اوّلین ترجیح
مذہبی آزادی اور رواداری
دہشت گردی کا پروپیگنڈا کرنے والوں کو بے نقاب کرنا
دہشت گردی کے خاتمہ کے لیے بین الاقوامی کانفرنسوں کا انعقاد
اسلام میں دہشت گردی کی کوئی گنجائش نہیں
دہشت گردی سے نمٹنے والے اداروں کی ہر ممکن مدد کرنا
دوسروں کی رائے کا احترام کریں

قلم ہنستے ہوئے
علم کی فتح
ہائے! ہم مر گئے

مشق

1- سبق کے متن کو سامنے رکھ کر درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں:

i- علم کی طاقت سے کس طرح بندوق کو شکست دی جا سکتی ہے؟ ii- حکومت کی اوّلین ترجیح کیا ہے؟

iii- دہشت گردی سے معاشرتی زندگی کس طرح متاثر ہوتی ہے؟ iv- اسلام کیسے امن و آشتی کا مذہب ہے؟

v- مشکل حالات میں کیا رویّہ اپنانا چاہیے؟

2- مناسب الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں:

مناسب الفاظ

دہشت گردی
رویّوں
حقوق
مذہب

i- اقلیتوں کے ________ کی حفاظت کرو۔

ii- حکومت کی اوّلین ترجیح ________ کا خاتمہ ہے۔

iii- اسلام امن و آشتی کا ____ ہے۔

iv- ہمیں ہر طرح کے مثبت ________ کو پروان چڑھانا ہے۔

3- درج ذیل الفاظ کی مدد سے ایسے جملے بنائیں جو اُن کا مفہوم واضح کر دیں:

i- بحث و تکرار: ....

ii- افراتفری : ....

iii- طرزِ عمل : ....

iv- مسائل : ....

v- حقیقت : ....

vi- تنقید : ....

4- نیچے دیے گئے کالم (ا) کو کالم (ب) سے اس طرح ملائیں کہ مفہوم واضح ہو جائے:

کالم (ا)	کالم (ب)
اقلیتوں کے حقوق کی	احترام کریں۔
حکومت کی اوّلین ترجیح	دہشت گردی کی کوئی گنجائش نہیں۔
اسلام میں	دہشت گردی کا خاتمہ۔
دوسروں کی رائے کا	حفاظت کرو۔